Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Article QR

Genealogy of Prophet Muhammad (PBUH): A Research and Comparative Study of 'Zia-un-Nabi' by Pir Karam Shah Al-Azhari and 'Seerat-un-Rasool' by Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri

نسب نامہ محمد ﷺ: ضیاء النبی از پیر کرم شاہ الازہری اور سیرۃ الرسول از ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے حوالے سے تحقیقی وتقابلی مطالعہ

Authors

1. Fraz Ahmed
Lecturer, Department of Islamic Studies, Minhaj University Lahore, Pakistan. frazpu1@gmail.com

2. Hafiz Muhammad Usman Yasin
M.Phil. Scholar, Minhaj University Lahore, Pakistan.

3. Dr. Hafiz Asif Mehmood
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Minhaj University Lahore

Citation

Ahmed, Fraz and Hafiz Muhammad Usman Yasin and Dr. Hafiz Asif Mehmood " Genealogy of Prophet Muhammad (PBUH): A Research and Comparative Study of 'Zia-un-Nabi' by Pir Karam Shah Al-Azhari and 'Seerat-un-Rasool' by Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri." Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 136– 148.

History

Received:Sep 11, 2024, **Revised**: Sep 28, 2024, **Accepted**: Oct 16, 2024, **Available Online**: Nov 03, 2024.

Publication, Copyright & Licensing

HEC "Y" Category

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Genealogy of Prophet Muhammad (PBUH): A Research and Comparative Study of 'Zia-un-Nabi' by Pir Karam Shah Al-Azhari and 'Seerat-un-Rasool' by Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri

نسب نامہ محمد ﷺ: ضیاء النبی از پیر کرم شاہ الازہری اور سیرۃ الرسول از ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے حوالے سے تحقیقی و تقابلی مطالعہ

*فراز احمد　　*حافظ محمد عثمان یٰسین　　* ڈاکٹر حافظ آصف محمود

Abstract

This comparative research examines the genealogy (Nasab-e-Nama) of the Holy Prophet Muhammad (PBUH) as presented in the works of two renowned Seerah writers. The study finds that both authors have traced the Prophet's lineage similarly and addressed objections regarding the genealogy, adhering to the seven generations as described by the Prophet (PBUH) himself. They also highlight the virtues of these ancestors. Shah Sahib provides a concise account of the Prophet's forefathers, emphasizing their adherence to monotheism and freedom from idolatry-related practices. The research discusses the lineage from Prophet Ibrahim (peace be upon him) to the Prophet Muhammad (PBUH), with detailed accounts of some ancestors. It further explores their social, economic, and moral qualities, as well as their societal roles and customs in the context of Abrahamic traditions. Through this analysis, the study offers insights into the Prophet's noble ancestry and its significance

Keywords: Genealogy, Nasab-e-Nama, Seerah, Prophet Muhammad (PBUH), Abrahamic traditions

تعارف موضوع

ضیاء النبی اور سیرۃ الرسول دونوں کتابیں امہات کتابوں کی اپنی اپنی جگہ ترجمانی کرتی ہے۔ اوّل تو ضیاء النبی کے حوالے سے نسب نامہ محمد ﷺ کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔ اور اخر پر ضیاء النبی اور سیرۃ الرسول دونوں کتب کا تقابل کروایا گیا ہے۔ ۱۳ صدی ہجری کی ایک روحانی شخصیت جس کا تعلق وسطی پنجاب سے تھا ایک سیرت نگار، مفسر قرآن جسٹس کے روپ میں اس دنیا میں ظاہر ہوئی۔ جہاں انہوں نے منکرین حدیث کے اعتراضات کے مدلل جوابات کے لیے ایک جامع کتاب "سنت خیر الانام" کتاب لکھی۔ اس کے علاوہ دیگر اہم

* لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

* ایم فل سکالر، منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

موضوعات، تاریخی، سیاسی، معاشرتی عنوانات پر جو وقت کی ضرورت تھے ان پر مدلل گفتگو کرتے ہوئے ان کو قلم بند کیا۔ پیر کرم شاہ صاحب کی ولادت سرگودھا بھیر شریف کے مقام پر رمضان میں نماز تراویح کے وقت ا جولائی ۱۹۱۸ پیر کے دن ہوئی۔([1])

ضیاء النبی کا مختصر تعارف

سیرت کے موضوع پر لکھی گئی آپ کی کتاب ضیاء النبی ﷺ جو کہ ۷ جلدوں پر مشتمل ہے جس کو ۱۹۹۴ میں گورنمنٹ نے مقابلہ سیرت میں پہلا انعام بھی دیا اور بعد میں اسی کتاب کو اتنی مقبولیت ملی کے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا گیا اور اس کو بھی مکتبہ ضیاء القرآن نے پبلیش کیا۔ ساتویں جلد میں ایک تو آپ نے سیرت طیبہ پر مستشرقین کے جو اعتراضات تھے ان کا علمی محاسبہ کیا اور اس کے ساتھ نسب الرسول ﷺ کے حوالے سے ابحث کرتے ہوئے آپ کا شجرہ نسب اسماعیل علیہ السلام سے ملنا اس کو تفصیل سے بیان کیا اس کے علاوہ آپ کی مقدس اور مطہر ذات کے اوپر جو اعتراضات تھے ان کا بھی تفصیلی اور علمی جواب دیا۔ اس کے علاوہ آپ نے جو نسب رسول کو اپنی کتاب میں بیان کرتے ہوئے درجہ زیل حدیث شریف، تاریخ اور سیرت کی دیگر کتب کا حوالہ دیا۔

Mentioned Works	Book Title	Author	No.
تذکرہ صحابہ، روایات	التاریخ الکبیر	امام بخاری	.1
احادیث، فقہی موضوعات	صحیح مسلم	صحیح مسلم	.2
احادیث نبوی، فقہی مسائل	سنن الترمذی	سنن الترمذی	.3
تاریخ، سیرت صحابہ	الطبقات	ابن سعد	.4
تاریخ اسلام، سیرت	تاریخ الکامل	ابن اثیر	.5
جغرافیہ، تاریخ	معجم البلدان	امام حموی	.6
حدیث، فقہی موضوعات	بلوغ الارب	علامہ آلوسی	.7
سیرت النبی	سیرت ابن ہشام	ابن ہشام	.8
نبوت کے دلائل، سیرت	دلائل النبوۃ	ابو نعیم	.9
حدیث، معاجم	الاوسط	طبرانی	.10
حدیث، اصول حدیث	جامع الصغیر	سیوطی	.11
قرآن کی تفسیر	تفسیر مظہری	قاضی ثناءاللہ	.12
تاریخ، فلسفہ و سماج	تاریخ ابن خلدون	ابن خلدون	.13
تاریخ، سیرت صحابہ	تاریخ ابن عساکر	تاریخ ابن عساکر	.14
قرآن کی تفسیر	تفسیر ابن کثیر	تفسیر ابن کثیر	.15
فقہی مسائل، سیرت	رحلۃ الشافعیہ	امام شافی	.16
نبوت کے دلائل	اعلام النبوۃ	ابوالحسن ماوردی	.17
سیرت النبی	سیرۃ النبویۃ	علامہ زینی	.18

([1])۔*Māh Nāmah ẓiyā'e ḥaram*, (ẓiyā'ul-ummat Number Aprail/Mai, 1999) 23

شاہ صاحب نے اپنی کتاب میں شجرہ رسول کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے لکھا۔

۱۔ عدنان تک شجرے میں بائیس نام جس میں کوئی اختلاف نہیں کیوں کہ آپ ﷺ نے خود بیان فرمایا ہے عدنان تک اپنا شجرہ مبارک۔

۲۔ دوسرے حصے میں جہاں شجرے میں علماء سیر کا اختلاف اس کو بیان کیا شاہ اسماعیل نے نے اپنی کتاب تاریخ میں ابراہیم اور عدنان تک چھ نام لکھے جب کہ آٹھ نام علامہ عینی اس کے علاوہ کسی نے سات کسی نے پندرہ کسی چالیس تک نام رکھے ہیں۔

۳۔ تیسرا حصہ اس میں آدم اور ابراہیم تک شجرہ کو بیان کیا۔ کیوں کے اس میں بھی کافی اختلاف ہے۔

راقم کی تحقیق کے مطابق نسب رسول ﷺ درج زیل ہے:

"**محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن النفر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔**"[2]

اس کے علاوہ الازہری صاحب نے یہ بتایا کہ کہاں تک اختلاف ہے شجرے کو بیان کرنے میں اور کہاں تک نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ انہوں نے ان کی مختصر حالات زندگی کو بھی بیان کیا جیسے کہ:[3]

۱۔ **عدنان:** عدنان کا مطلب قائم رہنے کہ ہیں کیونکہ اللہ نے اپ کو جن و انس اور شیاطین سے محفوظ رکھنے کے لیے فرشتے آپ کی حفاظت کے لیے مقرر کیے ہوئے تھے۔[4]

۲۔ **مُعِد:** معد کا معنی تیار رہنا کیونکہ اپ ہمیشہ جنگ کے لیے تیار رہتے اور اللہ آپ کو ہمیشہ فتح سے سرفراز فرمایا کیونکہ آپ کی پیشانی سے آخر وزماں نبی کا نور چمکتا رہتا تھا۔[5]

۳۔ **نزار:** نزاز کا مطلب قلیل کے ہیں۔ جب معد کے بیٹے نزار کی پیدائش ہوئی تو آپ کی انکھوں کے درمیان آپ کے والد نے نور نبوت کو پہچان لیا اور خوشی سے اونٹ کی دعوت دی لوگوں کو اور فرمایا کہ یہ بھی دعوت کم ہے اس کے آگے اور اپ کا نام نزار رکھ دیا[6]

۴۔ **مضر:** آپ کا نام مضر کی وجہ تسمیہ آپ کی خوبصورتی تھی وہ بھی بوجہ نور نبوت پیشانی میں ہونے کی وجہ سے تھا جو آپ کو دیکھتا آپ کا ہو جاتا اس لیے آپ کا نام مضر بھی تھا۔[7]

۵۔ **الیاس:** آپ کے زمانے میں الِ اسماعیل علیہ السلام میں جو خرافات پیدا ہو گی تھی آپ نے ان کا سدباب کرتے ہوئے لوگوں کو آباء اجداد کی سنن پر چلنے کی دعوت دیتے۔[8]

---

(2)۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, (Lāhaur, ẓiyā' al-Qurān Publications 2022.), 1:399

(3) ۔ Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*,1: 391

(4) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*,1: 494

(5) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*,1: 404

(6) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*,1: 404

(7) Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, , 1:406

(8) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:409

۶۔ **مدرکہ:** مدرک نام کا مطلب پانے والے کے ہیں یہ نام نہیں دراصل لقب تھا جو ان کو ان کے والد نے دیا ان کا اصل نام عامر تھا وہ بھی ایک دفعہ ان کا اونٹ بھاگ گیا تھا انہوں نے بھائی کے مشورے سے اس کو پکڑنے چلے گئے اور رات کو پکڑ کر لائے اور رات کو آتے اپنے والد کو واقعہ سنایا تو ان کے والد نے فرمایا کے انت مدرکہ کے آپ مدرکہ ہے۔(9)

۷۔ **خزیمہ:** ان کے بارے میں حضرت عباس سے روایت منقول ہے کہ آپ کا وصال دین ابراہیمی پر ہوا اور آپ لوگوں کے معاملے میں بہت غنی اور اخلاق کے بہت اعلیٰ درجے کے مالک تھے۔(10)

۸۔ **کنانہ:** کنانے کہ فضائل کو خود زبان محبوب نے بیان فرمایا ہے کہ "یعنی رب العالمین نے ال اسماعیل میں سے کنانہ کا انتخاب فرمایا پھر ان میں سے قریش کو پھر قرایش میں سے بنی ہاشم کو پھر ان میں سے مجھے منتخب فرمالیا۔"(11)

۹۔ **نضر:** ابن ہشام نے تاریخ ہشام میں لکھا دراصل نضر کا نام ہی قریش تھا۔ لیکن آپ کا نام آپ کی والدہ کی وجہ سے مشہور ہوا مضر دوسرا آپ حسن و جمال میں بھی ثانی کوئی نہیں رکھتے تھے اپنے وقت میں اس لیے بھی نضر نام سے مشہور ہوئے۔(12)

۱۰۔ **مالک:** عکرشہ لقب سے آپ مشہور ہوئے اور ابو الحارث جو کہ آپ کی کنیت تھی ان کی والدہ کا نام عاتکہ تھا۔(13)

۱۱۔ فہر: فہر کی کنیت ابو غالب تھی آپ کی وجہ شہرت مورخین نے لکھی ہے یمن کا حاکم حسان بن عبد کلال جو مکہ کو نعوذ باللہ گرا کر اپنے ملک میں دوسرا کعبہ بنانا چاہتا تھا کہ لوگ وہاں طواف کریے فہر نے ان کا مقابلہ کیا اور اس کو شکست دی اس واقعہ کی وجہ سے بھی مورخین کی کتب میں ان کے فضائل کثرت سے ملتے ہیں۔"(14)

۱۲۔ **غالب:** آپ کے حالات زندگی اتنے مفصل تو نہیں ملتے لیکن آپ کی والدہ کا سلمٰی اور کنیت آپ کی ابو تمیم ملتی ہے۔(15)

۱۳۔ **لوی:** آپ کو اللہ نے ایسی حکمت سے نوازا تھا کہ جب بھی آپ کچھ بولتے تھے تو وہ معاشرے میں ایک ضرب المثل ہی بن جاتا تھا۔(16)

۱۴۔ **کعب:** علماء سیر اپنی کتب میں لکھتے ہیں یہ آخر زماں نبی کی بشارت دیتے اور ان کی پیروی کرنے کا درس دیتے اور ساتھ یہ بھی لوگوں کو بتاتے کہ وہ میری اولاد میں سے ہی ہوں گئے۔(17)

۱۵۔ **مرہ:** مرہ ایک ایسی شخصیت ہے کہ مورخین نے لکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق کا جو شجرہ حضور کے ساتھ جاملتا ہے وہ مرہ پر ہی آکر ملتا ہے۔(18)

۱۶۔ **کلاب:** کلاب کا اصل نام حکیم تھا لیکن ان کی وجہ شہرت کلاب نام سے ہوئی کیونکہ آپ زیادہ تر کتوں سے شکار کرتے تھے۔ ایک اور ان کا کارنامہ ہے کہ عربی میں جو مہینے کو نام ملتے ہیں یہ بھی انہوں نے ہی رکھے(19)

---

(9) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:410

(10) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:391

(11) ۔ Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:422

(12) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:412

(13) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:413

(14) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:415

(15) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:416

(16) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:417

(17) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:419

(18) ۔Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:420

۱۷۔ **قصی:** قصی اصل نام نہیں لقب ہے یہ ان کا اصل نام زید تھا جب یہ چھوٹے تھے تو والد پردہ فرما گئے والدہ نے قبیلہ بنی قضاعہ کے ایک شخص سے نکاح کر لیا پھر وہی جا کر پرورش پائی ایک دن کسی نے کہا تم اپنے ملک جاؤ تم اجنبی ہو یہاں ان کو برا لگا جا کے والدہ سے تفصیل پوچھی والدہ نے حقیقت سے اگاہ فرمایا[20] پھر اپ والدہ کی اجازت سے مکہ چلے گئے اور وہاں مقیم ہو گئے۔[21]

۱۸۔ **عبد مناف:** عبد مناف کا اصل نام مغیرہ تھا آپ اپنے بھائیوں میں بڑے نہیں تھے لیکن باوجود اس کے قریش کی قیادت وسیادت انہیں کے ہاتھ میں تھی، آپ بڑے فیاض اور حق شناس شخص تھے۔"[22]

۱۹۔ **ہاشم:** ہاشم کا اصل نام عمرہ تھا آپ کی وجہ شہرت ابن جریر نے لکھی ہے کہ آپ کی قوم سخت قحط میں مبتلا تھی آپ نے اونٹ ذبح کر کے گوشت میں روٹی ملا کر سب کو کھلائی جس کی وجہ سے آپ ہاشم نام سے مشہور ہوئے۔[23] آپ کی ہی شخصیت تھی جس نے دو سفر کا رواج دیا ایک جاڑے میں یمن اور حبشہ کی طرف اور دوسرا گرمی میں شام کی طرف، اور انہیں دونوں سفر کا ذکر سورۂ قریش میں آیا ہے۔ ہاشم کی وفات شام کے ایک شہر غزہ میں ۵۱۰ عیسوی میں حالت سفر میں ہوئی۔[24]

۲۰۔ **عبد المطلب:** ہاشم کے چار صاحبزادے تھے اس میں شرف انتساب کا انتخاب عبد المطلب کا ہوا۔ آپ کا نام اصل شیبہ رکھا گیا کیونکہ آپ کے بال سفید تھے[25] آپ ﷺ کی پرورش آپ کے والدین کے بعد آپ نے کی۔[26] آپ نے ہی اب زم زم کو دوبارا تلاش کیا تھا۔[27]

۲۱۔ **عبد اللہ:** آپ عبد المطلب کے تمام بچوں میں سب سے حسین و جمیل ہونے کے ساتھ سب سے چھوٹے تھے۔۔[28] آپ کو ذبیح ثانی بھی کہا جاتا ہے[29] آپ کی خوبصورتی کا یہ عالم تھا کے بہت سے عورتوں نے آپ کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش بھی کی لیکن آپ ان کے شر سے محفوظ رہے اور آپ حضور ﷺ کی پیدائش سے چھ ماہ پہلے ہی اس دنیا سے پردہ فرما گئے۔[30]

شاہ صاحب نے ضیاء النبی میں حضور ﷺ کے آباء واجداد کے یہ مختصر حالات وکارنامے پیش کئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء واجداد یکتائے روزگار، اور اپنے اپنے زمانے میں معظم ومکرم تھے، ساتھ ہی ما قبل میں ذکر کردہ دلائل سے یہ بھی وضح ہو گیا کہ ان میں سے ہر ایک موحد ومؤمن تھے اور ان میں کوئی بھی بت پرست، کافر ومشرک، اور بد اخلاق نہیں تھے۔ تاہم جن کا اوپر تذکرہ ہوا وہ کافی مختصر انداز میں لکھا گیا ہے ورنہ ان کے اور بھی بے شمار خدمات، کارنامے اور فضائل ومناقب ہیں جن سے کتب سیر وتواریخ بھرے پڑے ہیں۔

---

(19) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:421
(20) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:422
(21) Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:422
(22) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:435
(23) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:440
(24) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:445
(25) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:445
(26) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:455
(27) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:459
(28) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:547
(29) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:458
(30) -Al-Azharī, Pīr Karam Shāh (1420H), *ẓiyā' al-Nabī*, 1:361

ڈاکٹر طاہر القادری اور ان کی کتاب سیرۃ الرسول ﷺ

دور حاضر کی ایک علمی اور روحانی شخصیت منہاج القرآن کے بانی اور کسی تعارف کے محتاج نہیں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو ان کو ان کے علم کی وجہ سے جانتا نہ ہو۔ آپ کی سرپرستی میں تقریباً ۸۰ سے زائد ممالک میں تعلمی اور تصوفی منہج پر ان کے مراکز منہاج کے نام سے کام کر رہے ہیں ۔ آپ ۱۹ فروری ۱۹۵۱ کو جھنگ شہر میں پیدا ہوئے۔ اور اس شہر کو علم کی فضاء سے خوشبودار بنا دیا۔

آپ نے زندگی کے ہر میدان میں اپنا علمی موتی بکھیرے ہیں۔ اور کتب لوگوں کی اصلاح کے لیے تحریر فرمائی۔ انہی کتابوں میں سے ایک ان کا علمی شاہکار سیرت کے موضوع پر معرکتہ الآرا کتاب سیرۃ الرسول ﷺ ۱۲ جلدوں میں تحریر فرمائی۔ اور جہاں تک ہو سکا مفصل سیرت کے عنوانات کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے سیرۃ الرسول ﷺ کی جلد دوم کے حصہ دوم میں نسب رسول پر مفصل بحث فرمائی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے نسب رسول کو درجہ ذیل کتب سے بیان کیا ہے۔

فتح الباری –ابن حجر	**جامع الترمذی** –امام ترمذی	**صحیح مسلم** –امام مسلم	**صحیح البخاری** –امام بخاری
تفسیر ابن کثیر –ابن کثیر	**سیرۃ حلبیہ** –ابن ہشام	**دلائل النبوۃ ابو نعیم** –ابو نعیم	**دلائل النبوۃ للبیھقی** –امام بیہقی
قاضی عیاض، الشفا – قاضی عیاض	**ابن ہشام، السیرۃ النبویہ** –ابن ہشام	**قاضی ثناء اللہ، تفسیر مظہر** – قاضی ثناء اللہ	**روح المعانی** – آلوسی
ابن کثیر، البدایہ والنہایہ –ابن کثیر	**امام سہیلی، الروض الانف** –امام سہیلی	**الزرقانی، المواہب اللدنیہ** –الزرقانی	**ابن سعد، الطبقات الکبریٰ** –ابن سعد
الکامل فی التاریخ ابن اثیر –ابن اثیر	**امام سیوطی، الحاوی للفتویٰ** –امام سیوطی		

نسب رسول ﷺ کے بارے میں طاہر القادری صاحب رقم طراز ہیں کہ:

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب رسول اللہ ﷺ کے نسب نامہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

> "خاتم النبیین کے والد گرامی جناب عبد اللہ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک تین حصوں میں آپ کے نسب مبارک کو تقسیم کیا گیا ہے۔ علم الانساب کے ماہرین کا کہنا ہے کہ نسب شریف کا پہلا حصہ محققہ ہے۔ اس میں حضرت عبد اللہ سے لے کر معد بن عدنان تک کے نام آتے ہیں۔ خود حضور اکرم ﷺ شجرہ شریف کے اسماء گرامی یہاں تک بیان فرماتے تھے۔ اور اس کے اوپر کے بارے میں بتاتے تھے۔ کذب النسابون یعنی نسب بیان کرنے والوں نے اس کے آگے جھوٹ بولا ہے۔"(31)

طبقات ابن سعد سے اس کی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

> "نبی اکرم ﷺ جب نسب نامہ معد تک بس بیان فرماتے "(32)

دوسرا حصہ معد بن عدنان سے حضرت اسماعیل بن حضرت ابرہیم علیم السلام تک ہے۔ لیکن اس حصہ نسب کی درمیانی کڑیوں کے بارے میں اہل انساب اور مورخین کا اختلاف ہے۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ:

> "معد سے لے کر حضرت اسماعیل علیہ السلام تک چالیس کے قریب آباد اجداد ہیں۔"

---

(31) -Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, (Lāhaur, Minhāj al-Qurān Publications 2015), 2:132

(32) - Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, (Lāhaur, Minhāj al-Qurān Publications 2015), 2:132

تاہم حتمی طور پر ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب اسماعیل اور جناب ابراہیمؑ اس سلسلہ نسب کے گل سر سبز اور مورث اعلیٰ ہیں۔ ان تک یہ پاکیزہ نسب بلا کسی شک وشبہ کے منتہی ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم ﷺ سے لے کر جناب آدمؑ تک جو نسب نامہ ہے وہ تاریخ کا ایک غیر یقینی باب ہے۔ اس لئے اس میں ناموں کے بارے میں قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ ڈاکٹر صاحب نے رسول اللہ ﷺ کے آباواجداد کا مختصر تعارف بھی پیش کیا ہے فرماتے ہیں:

"اب ہم تعارف اور برکت کے لیے اس نسب مطہر میں ہے بعض مشہور شخصیات کا ذکر کرتے ہیں تاکہ اس جہت سے بھی شان نبوت کا اظہار ہو اور پتہ چلے کہ اس دور میں بھی نور نبوت کے چرچے تھے۔ حضور ﷺ کے نسب مطہر کے تمام افراد فسق و فجور کی آلودگی اور کفر و شرک کی نجاست سے محفوظ رہے۔ انہوں نے کوئی ایسی حرکت نہ کی جو ان کی توحید کو داغدار کرے وہ سب اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق انسانی اوصاف اور توحید کے علمبر دار تھے۔"(33)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد:

ڈاکٹر صاحب نے حضرت ابراہیم کے والد کے بارے میں نہایت مفصل بحث کی ہے اور اس امر کی واضح انداز میں بیانات قلمبند کئے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے والد تارخ تھے یا آزر لکھتے ہیں کہ:

"واضح رہے کہ ائمہ محققین نے بیان کیا ہے کہ "آزر" جناب ابراہیم علیہ السلام کے والد نہیں تھے بلکہ رشتہ میں چچا تھے اور آپ کی پرورش بھی انہوں نے کی تھی۔ قرآن پاک میں انہی کو باپ کہا گیا ہے اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے یہ عرب کا محاورہ و رواج کے مطابق ہے،،،، حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کا چچا آزر بت پرست اور مشرک تھا وہ آخری لمحات تک صنم کا بچاری رہا اور جہنم میں گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی والد مومن اور ان کا اصل نام "تارخ" تھا۔"(34)

نسب نامہ سے متعلق روایت:

ڈاکٹر صاحب نسب نامہ نبوی امام بیہقی کی "دلائل النبوۃ" بروایت حضرت انسؓ کی حدیث کو نقل کرتے ہیں:

"مُحَمَّدُبْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَبْنِ كَعبِ بْنِ لؤَيِّ بْنِ غالِبِ بْنِ فِهْرِبْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِبْنِ كِنَانَةَبْنِ خُزَيْمَةَبْنِ مُدْرِكَةَبْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَبْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ"(35)

حضرت انس کی اس روایت کو لیا جائے تو اس شجرے کے بھی تین حصوں ہوں گئے۔ پہلا جو بخاری و مسلم میں ہے اس میں کسی کو شک وشبہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ زبان نبی نے خود ارشاد فرمادیا تھا۔

---

(33) ۔ Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl* 2:124

(34) ۔ Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl* 2:125

(35) ۔ Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl* 2:130

دوسرا حصے میں ماہرین انساب کا اختلاف ہے کیونکہ اس کے بارے میں مختلف روایت ملتی ہے اسے حصے میں چالیس تک پشتوں تک کا تذکرہ ملتا ہے۔ جب کے قادری صاحب نے اس ضمن مٰیں حاتم بن حبان کے اقوال کو نقل کیا ہے۔ اور ان اقوال کو فتح الباری میں بھی لکھا گیا ہے۔ اور یہ حصہ سیدنا عدنان سے اسماعیل تک کا ہے۔(36)

تیسرے حصے میں کافی اختلافِ رائے ہیں اکثر مورخین نے اس معاملے میں ابن اسحاق کی روایت کو نقل ہی کرتے ہٰیں یہ تیسرا پارٹ ابراہیم سے آدم تک کا ہے۔(37)

رسول اللہ ﷺ کے نسب نامہ پر طاہر القادری کی مفصل گفتگو

ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنی کتاب "سیرۃ الرسول ﷺ" میں طہارت نسب اور فضائل و مناقب کا مفصل جائزہ لیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ **عدنان:** عدنان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ال میں سے ہیں۔ مورخین کا اس میں تنازع ہے کہ درمیان میں کتنا زمانہ ہے۔ عدنان نہایت وجیہ' خوش خلق، بہادر اور سخی تھے۔ مجبوروں کی خبر گیری مظلوموں کی امداد' بے کسوں کی دست گیری اور غم نصیبوں کی غم گساری ان کا شعار تھا سخاوت کے دریا بہادیتے تھے۔ آپ اپنے قبیلے کے سید تھے آپ کے قبیلے کا نام بھی آپ کے نام پر ہی تھا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ہی عدنان عدن میں بدل گیا۔(38)

۲۔ **معد:** امعد کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے قریب تھا۔ اور نور نبوی کے لحاظ سے آپ کے چہرہ نورانی تھا اور آپ میں سوجھ و بوجھ ،خداد صلاحیت اور بے مثال ذہانت کی بدولت روح فرسا اور اعصاب شکن حالات میں بھی حوصلہ نہیں ہارتے تھے۔ اور اہل تحقیق کہتے ہیں معد کا مفہوم ہے کہ ہر وقت جنگ کے لئے تیار رہنے والا انہیں یہ لقب اسی لئے دیا گیا تھا۔(39)

۳۔ **نزار:** نسب نبوی کی خیر و برکت سے بہرور اشخاص کی طرح نزار بھی نادخصاص کے مالک تھے۔ آپ کی دو آزواج تھی اور ان کے نام کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ "نزار کا معنیٰ قلیل بھی ہے باپ نے اس ساری شان و شوکت اور تزک واحتشام کو ان کی شان کے مقابلے میں تصور کیا تھا اور کہا تھا یہ سب کچھ "نزار" ہے اسی وجہ سے نزار پڑ گیا۔ اور ان کی قبر ذات الجیش کے مقام پر ہے۔"(40)

۴۔ **مُضَر:** مضر، حسن و جمال اور دولت کی فروانی کے ساتھ خوش آواز بھی تھے۔ بولتے تھے یوں محسوس ہوتا جیسے جل ترنگ بج رہے ہوں۔ مضر حسین صورت اور موزوں طبع و سیرت ہی کے مالک نہیں تھے بلکہ حکیم و دانا بھی تھے۔ ان کی فکر و دانش نے پورے عرب کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔ جب گفتگو کے لئے لب کھولتے تو حکمت و بصیرت کے موتی بکھیرتے چلے جاتے۔(41)

۵۔ **الیاس:** نسب نبوت کے فرد خاص ہونے کے ناطے حضرت معد بن عدنان کی طرح حضرت الیاس کو بھی یہ خصوصیت حاصل تھی کہ وہ نور محمدی کی جلوہ آرائی کو باقاعدہ محسوس کرتے تھے اور لطف اندوز ہوتے تھے لطف خاص نے ان کو ایک عظیم شرف بخشا ہوا تھا۔ الروض الانف

---

(36) ـIbn Ḥajar, Aḥmad ibn ʻAlī (s.n), *Fatḥ al-Bārī*, (Bairūt, Dār al-Maʻārif 2002), 6: 65

(37) ـIbn Hishām, ʻAbdul Malik ibn Hishām (1603), *al-Sīrat al-Nabawiyyah*, (Lubnān, Dār al-ʻIlmiyyah,) 1:17

(38) ـDākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, (Lāhaur, Minhāj al-Qurān Publications 2015), 2:132

(39) ـ Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl* 2:135

(40) ـDākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl* 2:136

(41) ـDākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl* 2:137

کے حوالہ سے لکھتے ہیں: ”حج کے موقع پر جو تلبیہ پڑھا جاتا ہے حضرت الیاس اپنی پشت سے اس کی آواز سنا کرتے تھے کہ نور محمدی وہ تلبیہ پڑھ رہا ہے(42)

۶۔ **کنانہ:** کنانہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ: کنانہ اس تھیلے کو کہتے ہیں جس میں تیر جمع کر کے رکھے جاتے ہیں اور پھر بوقتِ ضرورت استعمال کئے جاتے ہیں، انہیں یہ نام اس لئے دیا گیا تھا وہ اپنی قوم کے پشت پناہ اور سہارا تھے، پوری قوم ان کے تدبر و شعور اور فہم و فراست پر بھروسہ کرتی اور ان کے زیر سایہ زندگی گزارنے میں عافیت سکون اور امن و چین محسوس کرتی تھی۔ یہ وہ تاریخی شخصیت ہیں جن میں اولاد اسماعیل اور قریش میں سنگھم کی حیثیت حاصل ہے ان کی اولاد کو بنو کنانہ کہا جاتا ہے۔ لیکن آگے ان کے بیٹے نضر کی اولاد کو "قریش" کہتے ہیں۔ گویا ان کی ذات پر اگر اولاد اسماعیل دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور قدرت کی نظر میں بنو کنانہ کا منتخب حصہ قریش بن جاتا ہے۔ بطور دلیل حضرت واثلہ بیٹے راویت پیش کرتے ہیں۔"(43)

۷۔ **فہر:** فہر، نسبی حوالے سے کنانہ کے پڑپوتے تھے۔ قریش آپ کا اصل نام فہر آپ کا لقب تھا۔ قریش کے بارے میں مختلف اقوال علمائے کرام نے لکھے کہ قریش بڑی مچھلی کو کہتے دوسرا قول تجارت کو کہتے مال جمع کرنے کے آتے ہیں۔'(44)

۸۔ **کعب:** فہر بن مالک کے پوتے لوی تھے لوی پلے ہوئے اس جنگلی بیل کو کہتے ہیں جس کے سامنے کوئی نہیں کھڑا ہو سکتا، وہ اپنی جسمانی قوت سے اپنے مد مقابل کو ادھیڑ کر رکھ دیتے، ان کے بیٹے حضرت کعب تھے جب ان کا زمانہ آیا تو قدرت نے انہیں نور محمدی کا امین بنایا اس مقدس امانت کے سبب ان کے شب و روز مروجہ ماحول اور جاہلانہ رسوم و رواج سے بلکل مختلف ہو گئے۔(45) کعب اپنی قوم کے خطیب بھی تھے جو کہ ہر جمعہ کے روز اپنی قوم کو خطبہ دیتے اور ان خطبوں میں کعب نے نبی ﷺ کی آمد کے بارے میں اپنی قوم کو بشارت بھی دیتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب زرقانی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ: ”قریش جمعہ کے دن اکٹھے ہو جاتے تھے چنانچہ کعب انہیں خطبہ دیتے اور حضور ﷺ کی آمد و بعثت کا ذکر کیا کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ وہ ان کی اولاد میں سے ہیں اور حکم دیا کرتے تھے کہ اگر ان کا زمانہ پالیں تو فوراً ان پر ایمان لے آئیں اور ان کی اتباع کریں۔"(46)

۹۔ **قُصَیّ:** قصی نام کا مطلب دور کے ہوتے ہیں۔ غالب گمان یہاں تک بھی ہے کہ یہ روح اللہ کے عہد میں ہی تھے۔ اور انہوں نے بھی اپنے والد کی طرح خوب شہرت حاصل کی اس کے علاوہ اس کے مشہور القابات بہت سے ہیں دو نے بہت مقبولیت حاصل کی ایک جامع القریش اور دوسرا مجمع القریش۔(47)

عبد مناف بن قصی

عبد مناف قصی بن کلاب کے بیٹے اور کا اصل نام مغیرہ تھا۔ اس نام کے آخر کی "ۃ" مبالغہ کے لئے ہے جس کے معنٰی ہے دشمن پر تابڑ توڑ حملے کرنے والا،

---

(42) ۔Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl* 2:137

(43) ۔Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl* 2:140

(44) ۔Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl* 2:144

(45) ۔Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl* 2:144

(46) ۔Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, 2:147

(47) ۔Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, 2:149

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:

"عبد مناف بڑے ہی فیاض دریادل اور غیرب نوازانسان تھے۔ سائل کو کبھی محروم اور خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ حسن سیرت کے ساتھ حسن بھی یکتا تھے۔ جو رخ پُر نور کو دیکھتا انگشت بدنداں رہ جاتا، اسی لئے لوگ ان کو "قمر البطحاء" بطحاء کا چاند کہا کرتے تھے۔"(48)

عبد مناف کے والد قصی بڑی باوقار اور جلالت آب شخصیت کے مالک تھے۔ قریش میں انہوں نے نمایاں مقام حاصل کرنا تھا ان کے چار بنے تھے۔ تین بیٹے عبد عبد العزی اور عبد مناف تو اپنی قابلیت زور بازو شرافت و نجابت اور دولت و ثروت کی وجہ سے شہرت اور اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے وہ خاصے مالدار تھے اس لئے والد ہونے کے ناطے انہیں چوتھے بیٹے عبد الدار کی بڑی فکر تھی۔ وہ سب بھائیوں مین مالی اعتبار سے کمزور کم آمیز اور خاموش طبع تھے۔ اس وجہ سے قصی نے عمر کے آخری لمحات میں عبد الدار کو اپنا جانشین نامزد کر دیا اور رفادہ، سقایہ اور ندوہ جیسے اہم مناصب ان کے سپرد کر دیئے تاکہ معاشرے میں ان کا مقام بھی اونچا ہو جائے اور وہ اپنے بھائیوں سے مال و دولت اور مرتبے کے لحاظ سے کم تر نہ رہیں۔(49)

تاہم ان میں کافی اختلاف پیدا ہو گیا اور باتیں جنگوں تک پہنچ گئی لیکن عرب کے بڑے بڑے سرداروں نے مل کر مفاہمت کروادی اور یہ خونی مقابلہ ٹل گیا اور اس تمام مسائل کے حل میں عبد مناف نے نہایت اہم کردار ادا کیا جس بنا پر اہل عرب نے آپ کی قیادت کو قبول کرنا شروع کر دیا۔ تمام لوگوں نے اعتراف کیا کہ وہ واقعی عظیم قائد، مدبر رہنما اور باصلاحیت منتظم ہیں۔ نظم وضبط اور بصیرت و تدبر کے بے مثال مظاہرے دیکھ کر قریش بھی ان کی قیادت پر مطمئن ہو گئے اور ان کی ذات پر فخر کرنے لگے۔(50)

ہاشم بن عبد مناف

عبد مناف کے چار بیٹے تھے سب سے بڑا ہاشم اور سب سے چھوٹا مطلب تھا۔ تیسرے نوفل اور چھوتھے کو عبد شمس کہتے تھے حضرت ہاشم بھی نور نبوت کے امانت داروں میں سے تھے اس لئے ان پر حسن نچھاور اور حقیقت شناس لوگوں کے بارے میں تدبیریں سوچتے رہتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب علامہ زرقانی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ:

"نور محمدی کی شعائیں ان کے چہرے پر درخشاں اور کرنیں ضوفشاں رہتی تھیں جب بھی کوئی پادری دیکھتا تو ہاتھ چوم لیتا۔ حضرت ہاشم جدھر سے گذرتے اشیاء ان کے حضور جھک جاتیں اور سجدہ کرتیں۔"(51)

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:

"عبد مناف کی وفات کے بعد بڑا بیٹا ہونے کے ناطے باپ کی جانشینی ہاشم کے حصے میں آئی جب رفادہ و سقایہ کا انتظام انہوں نے سنبھالا تو ان کے حسن تدبیر کی سارے عرب میں دھوم مچ گئی۔ چونکہ طبیعت پہلے ہی کی اور غریب نواز تھی اس لئے

(48) -Dāktar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, 2:154

(49) -Dāktar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, 2:165

(50) -Dāktar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, 2:152

(51) -Dāktar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, 2:159

انہوں نے حجاج اور غریب عوام پر جود و کرم کی بارش کر دی۔ احسان مند طبیعتوں پر اس کا اثر ہونا لازمی تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہر شخص کی زبان پر ہاشم کا نام جاری ہو گیا۔"(52)

عبد المطلب بن ہاشم

حضرت عبد المطلب (عربی میں عبد المطّلب) حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دادا تھے ان کا اصل نام شیبہ تھا، حضرت عبد المطلب "کعبۃ اللہ" کے نام خادم و متولی، نور محمدی کے امین وارث اور امور حج وزیارت کے نگران و ذمہ دار ہونے کی وجہ سے بڑے ہی جہاندیدہ اور صاحب معرفت تھے۔ آپ سے اکثر برکات اور فیوض و انوار کا ظہور ہوتا رہتا تھا۔ ان کے عقائد صائب، نظریات متوازن اور خیالات بڑے ہی پاکیزہ تھے۔ سلیم الفطرت لوگ انہیں سنتے تو ان کی پاکیزگی' حقانیت اور صداقت کے قائل ہو جاتے تھے۔ ان تعلیمات کو اسلام نے عام کیا اور اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ اسلامی تعلیمات فطرت کے عین مطابق ہیں اور جو بھی سلیم الفطرت ہے کہ اس کے دل کی آواز ہیں اور عبد المطلب ان ہی لوگوں میں سے ہیں جو سلیم الفطرت ہیں اسی لئے تو انہوں نے انہیں حق جانا ہے اور لوگوں کے سامنے ان کی تبلیغ کی ہے۔

مزید ڈاکٹر صاحب حضرت عبد المطلب کے بارے میں زرقانی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ:

"جناب مطلب مشک عنبر کی طرح معطر مہکتے رہتے نور مصطفیٰ پیشانی میں افشاں رہتا جب قریش والوں پر کوئی افت آتی وہ عبد المطلب کو پکڑ لے جاتے اور اللہ کے حضور ان کو ذریعہ بنا کے دعا کرتے اور اللہ ان کی حاجت کو پورا فرما دیتا۔"(53)

مزید لکھتے ہیں کہ:

"نور محمدی ﷺ کی برکت سے ان کی قوت ارادی، توکل واعتماد اور حوصلہ مندی کا اظہار اس وقت بھی ہوا جب ابرہہ نے مکہ مکرمہ پر حملہ کر دیا لیکن آپ نے اس موقعہ پر بڑے تدبر و شعور، حلم حوصلہ اور استقلال واستقامت سے حالات کا سامنا کیا اور قوم کو ہراساں نہ ہونے دیا اور ثابت کر دیا کہ وہ ایک باتدبیر حکمران اور صاحب بصیرت سردار ہیں۔"(54)

عبد اللہ بن عبد المطلب

حضرت عبد اللہ اخروزماں نبی ﷺ کے آباجان تھے اور اپنے وقت میں ان جیسا کوئی خوبصورت تھا نہ اور قبیلہ کی ہر خاتون کی مرضی ہوتی ان سے نکاح کی لیکن جناب عبد اللہ کے والد گرامی عبد المطلب کو ایک ایسی لڑکی کی تلاش تھی جو ان کے بیٹے کی طرح بے مثال ہو شرافت میں اور تقوی میں کوئی ثانی نہ ہو۔(55) بہر حال آپ کا نکاح وقت کی امام المتقیہ جناب آمنہ سلام اللہ سے ہوا اور ان کے جسم اطہر سے نور نبوت کا ظہور ہوا۔

(52) -Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, 2:161

(53) -Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, 2:173

(54) -Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, 2:175

(55) -Dākṭar, Ṭāhir al-Qādī, *sīrat al-Rasūl*, 2:184

تقابلی جائزہ

تحقیقی جائزہ لینے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ نسب رسول کو بیان کرتے ہوئے دونوں مصنفین اپنی کتب میں زیادہ تر ایک سا ہی منہج کو اپنایا ہے۔ جیسے کہ:

نمبر	موضوع	تفصیل
.1	نسب رسول ﷺ کا اختلاف	تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کا نسب نامہ معد بن عدنان تک صحیح ہے۔
.2	شجرہ نسب کی بنیادی ماخذ	شاہ صاحب نے "ضیاء النبی ﷺ" اور ڈاکٹر صاحب نے "سیرۃ النبی ﷺ" میں اللہ کے محبوب کا شجرہ نسب بنیادی ماخذ کی بنیاد پر بیان کیا۔
.3	شجرہ نسب کی تقسیم	کرم شاہ صاحب اور طاہر القادری صاحب نے حضور ﷺ کا شجرہ نسب تین حصوں میں تقسیم کر کے بیان کیا۔
.4	حضور ﷺ کا شجرہ نسب اور اختلاف	دونوں نے معد بن عدنان تک کے شجرہ نسب کے بارے میں بیان کیا ہے، لیکن اس کے بعد میں اختلافات ہیں۔
.5	اختلافات اور مورخین کے اقوال	طاہر القادری صاحب نے مختلف مورخین اور سیرت نگاروں کے اقوال کو کثرت سے ذکر کیا ہے۔
.6	ذبیح اللہ کا مسئلہ	پیر کرم شاہ صاحب نے وضاحت کی کہ ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام تھے، نہ کہ اسحاق علیہ السلام۔
.7	اعتراضات پر تفصیلی جواب	کرم شاہ صاحب نے اس اعتراض کا جواب دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کفر و شرک میں مبتلا تھے، اور قرآن سے وضاحت پیش کی۔

خلاصہ بحث

درج بالا تحقیقی اور تقابلی جائزہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دونوں مصنفین نے ایک ہی منہج پر حضور ﷺ کے نسب کو بیان فرمایا ہے اور جن لوگوں نے نسب پر اعتراضات کیے ہیں ان کو جواب دیا اور ساتھ ہی جہاں تک آپ ﷺ نے خود شجرہ بیان فرمایا ان ہستیوں کے فضائل بھی بیان فرمائے۔ شاہ صاحب نے حضور کے آباءواجداد کی مختصر سوانح کا ذکر کیا ساتھ اس بات کو بھی بیان کیا کہ آپ کے اجداد توحید کو ماننے والے اور بت پرستی جیسی بیماریوں سے پاک تھے ڈاکٹر صاحب نے نسب پر مفصل گفتگو فرمائی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک آپ کے تمام آباء کا تذکرہ کیا ہے اور بعض آباء پر تفصیلی گفتگو بھی فرمائی ہے اور معاشرہ میں ان کے تمام تر روابط اور رسم ورواج ملت ابراہیمی پر قیام کا واضح بیان فرمایا ہے اور نسب نبوی ﷺ میں آنے والے افراد کا معاشرتی، سماجی، معاشی، اور اخلاقی پہلو سے جائزہ لیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Abu al-Haq Ihsan al-Haq Shahbaz, *Islam Aur Aurat Aur Europe* (Lahore: Dar al-Andalus, Choburji, January 2009).
* Al-Azhari, Pir Karam Shah (1420H), *Ziya' al-Nabi*, 1:399 (Lahore: Ziya' al-Quran Publications, 2022).
* Dr. Tahir al-Qadi, *Sīrat al-Rasūl* (Lahore: Minhaj al-Quran Publications, 2015).
* Qadri, Amjad Ali, Muhammad. *Bahar-e-Shariat.* Lahore: Progressive Books, 2007.